ائتونی بکتاب من قبل هذا أو أثارة من علم إن کنتم صادقین

الحمد للہ

کہ

رسالہ

حدوثِ وید

جسمیں قدامت وید کا ابطال خود وید کی اندرونی شہادت سے کیا گیا ھے

مع جواب الجواب

مصنفہ

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری (مولوی فاضل)

مصنف تفسیر ثنائی و تفسیر القرآن وغیرہ

روز بازار اسٹیم پریس امرتسر میں بماہ ستمبر ۱۲ء طبع ہوا

قیمت ۱/ دفعہ سوم
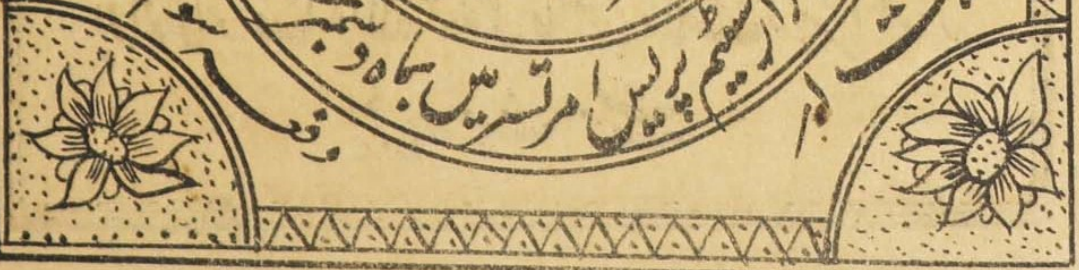
اخبار
اہلحدیث
یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنی دین و دنیا کا مجموعہ
۱۸×۲۲ کے ۱۶ بڑی صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع
ہوتا ہے۔ جسمیں ملکی۔ مذہبی۔ اخلاقی اور تاریخی مضامین چھپنے کے علاوہ
متفرق سوال وجواب۔ دینی فتوے اور مخالفین کے اعتراضات
کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں۔ اور ایک دو صفحوں پر دنیا
کی چیدہ چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت
کا حامی۔ شرک و بدعت کا دشمن۔ مخالفین کے سامنے ڈھال کا
کام دینے والا۔ اور دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں بتلانے والا ہے
قیمت سالانہ
تین روپے۔ نمونہ کا پرچہ دو پیسے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے
المشتہر
ابوالوفاء ثناءاللہ مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اخبار
اہل حدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے مجھے دیکھئے

آریوں نے جوش میں آکر جو بت پرستی کے چھوڑنے سے فطرتاً ان میں پیدا ہوا ہے اپنے بانی[1] کی تقلید میں بہت سے ایسے دعوے بھی کئے ہیں جنکا ثبوت اُن کے ذہن کے سوا کسی جگہ نہ ہو سکے مثلاً یہ دعویٰ کہ سب زبانوں کی اصل سنسکرت[2] زبان ہے جو اسوقت زمین کے چپہ بھر قطعہ پر بھی رائج نہیں۔ یا یہ کہ تمام دنیا میں روشنی۔ ہدایت تہذیب۔ ترقی۔ ویدہی کے ذریعہ سے پھیلی ہے۔ حتیٰ کہ ریل۔ تار۔ توپ۔ بندوق وغیرہ آلات حرب ویدہی سے بنائے گئے ہیں۔

گو اہل علم تو اِن باتوں کو سنتے ہی ہنسکر خاموش رہ جاتے ہیں مگر یہ لوگ اُس خاموشی سے نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ ہمارے دعوے کی بداہت نے اُنکو خاموش کرا دیا۔

اِنہی عجوبہ قسم کے دعووں میں سے **قدامت وید** کا دعوےٰ ہے یعنی یہ کہ وید دنیا کے شروع سے ہیں۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ اُنکے ملہموں ہی سے دنیا شروع ہوئی ہے کیونکہ دنیا کے شروع میں چار رشی (اگنی۔ وایو۔ ادت۔ انگرس) جوان[3] جوان تب میں پیدا ہوئے تھے۔ انہی پر چار وید نازل ہوئے۔ جنکو آج ایک ارب ستانوے کروڑ انتیس لاکھ اڑتالیس ہزار نوسو چھیانویں برس گذرے ہیں۔ ازاں بعد تمام دنیا کے باشندوں نے بس ویدہی سے علم۔ روشنی۔ ہدایت وغیرہ حاصل کئے اتنے بڑے دعوے پر دلیل کیا؟ کچھ نہیں۔ صرف سوامی دیانند کا پرمان یا معمولی اناپ شناپ۔ اِسی گھمنڈ پر یہ لوگ ہمیشہ الہامی کتاب کی شروط میں یہ شرط مقدم لکھا کرتے ہیں کہ وہ کتاب

---

[1] گو دیانندی کہلانا یکو آریہ سماجی پسند کرتے ہیں (دیکھو اخبار دھرم پرچارک جالندھر ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰ کالم ۲) مگر ہم انکو آریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اس نام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

[2] اس دعوے کے ثبوت کے لئے آریہ جس قدر کوشش کرتے ہیں اسکا نمونہ اخبار ہتکاری امرتسر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کا بے جا تکلف ہے کہ تورات کی کتاب خروج (باقی برصفحہ آئندہ)

[3] دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۹۴۔ ×اس شمار کو بھی کئی سال گذرے ہیں

شروع دنیا سے ہو۔

دنیا کی پیدائش اور وید کی قدامت کا مسئلہ علماء یورپ کی تحقیقات میں بڑی وضاحت سے ملتا ہے مگر ایسی تحقیق کی جو آریہ پارٹی کے خلاف ہو اُنکے نزدیک جو جتنی بھی قدر و قیمت نہیں۔ جبتک سوامی جی مہاراج کے دستخط نہ ہوں۔ آریہ سماج اُسکو عزت اور قبولیت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی۔ خصوصاً یورپ کی تحقیقات انکے خلاف "نجوے نہ ارزد" کی مصداق ہو۔ ہاں مسلمانوں کے خلاف ہو تو بڑی خوشی سے لکھا جاتا ہے کہ فلاں پروفیسر صاحب یوں لکھتے ہیں اور فلاں پرنسپل صاحب یوں رقمطراز ہیں علماء یورپ کی تحقیقات یہ ہے کہ آریہ قوم ایران سے ہندوستان میں آئی تھی۔ مگر دیانندجی کہتے ہیں:۔

"جب ویداسے نہیں[1] مانتا تو دوسری غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۷)

لیکن کیا اتنے بڑے زبردست دعوے پر کوئی دلیل اتنی ہی قوی دیانندیوں کے پاس ہے؟ آجتک تو نہیں پہونچی آئندہ کو معلوم نہیں مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ موجودہ پارٹی کے بڑے بڑے آرگن بھی اس سے زیادہ کمال نہیں رکھتے کہ سوامی جی کے مطلب کو سمجھ کر دوسروں تک پہونچا سکیں اور بس۔ انمیں صرف یہی کمال ہے کہ "آنچہ اُستاد ازل گفت ہماں میگویم" تو آئندہ ان سے کسی دلیل کی توقع محض خام خیالی بلکہ بوالہوسی ہے۔ اسلئے ان سے تو امید نہیں کہ ایسے زبردست دعوے کو کسی مضبوط دلیل سے ثابت کرینگے لہٰذا ہم ہی اسکی نفی کے دلائل مختصر طور پر اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲) باب ۳ کی ۱۳-۱۴- آیت میں جو am ای (یعنی میں ہوں) ہے یہ اصل میں ادم (اوم) ہے" پھر اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ وید آدی شاستروں میں اوم ہی ایشور کا اسم اعظم کہا گیا ہے اور یہی خدا کا نام حضرت موسیٰ نے بیان کیا معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کا استاد بھی کوئی آریہ ہوگا" (صفحہ ۶ کالم ۳)

چشم بد دور کیا ہی تحقیق ہے اول تو یہی غلط کہ حضرت موسیٰ نے آئی ایم (I am) کہا ہو کیونکہ انکی زبان تو عبرانی تھی اور آئی ایم انگریزی ہے دوم آئی ایم (میں ہوں)، تو مرکب جملہ ہے اور آم مفرد ہے۔ سماجی مترو! اسی تحقیق سے یورپ اور امریکہ کو فتح کروگے؟ آہ ~ اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا ÷ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔

[1] معلوم ہوتا ہے کہ وید میں آریوں کے ایران سے آنیکا انکار ہے پھر کیونکر وید شروع دنیا سے ہونگے؟ آریو! اب کہتے ہو؟

رسالہ میں لکھتے ہیں:-

طبع اوّل کے بعد اس رسالہ کے دو جواب آریہ مصنّفوں نے دئے لیکن اُن مصنّفوں میں ایک مصنّف[1] تو اِس قابل ہی نہیں کہ اُس کی کسی بات کا نوٹس لیا جائے۔ صرف اُس کی تحقیق اور ایمانداری کا نمونہ ہی ناظرین کو دکھا دینا کافی ہے آپ اسی رسالہ کے جواب میں حسب عادت شریفہ بالکل بے تعلق کہتے ہوئے ایک حدیث نقل کر کے اُس کا ترجمہ لکھتے ہیں جو مع الفاظ حدیث حرف بحرف ہم نقل کر دیتے ہیں:-

محمد صاحب نے (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا من احدث فی امرنا هٰذا ما لیس منہ فھو رد ترجمہ جو کوئی اس دین میں عقل کو دخل دیکر نئی بات ایجاد کرے یا نئی تحقیقات کرے وہ مردود ہے پھر اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ) معقول پسندی سے اسلام اور قرآن کو نفرت ہے (قدامت وید صفحہ ۱۱)

حالانکہ حدیث موصوف کا نہ یہ مطلب ہے نہ یہ ترجمہ ہے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہمارے دین میں از قسم عبادت کوئی ایسا کام ایجاد کرے جو دین میں سے نہیں یعنی کوئی نئی عبادت بنا دے مثلاً پانچ نمازوں کی جگہ چھ تجویز کرے مہینے کے روزوں کی جگہ دو مہینوں کے بتلادے یعنی از قسم عبادات کوئی ایسا کام نکالے جسکی اصل دین میں اجازت نہیں تو وہ کام رد ہے اور وہ شخص مردود ہے نہ اسمیں کوئی علمی تحقیقات سے منع فرمایا ہے نہ اسمیں کسی ایجاد سے روکا ہے بلکہ صرف یہ فرمایا ہے کہ عبادات کے متعلق کوئی بات اپنی طرف سے ایجاد نہ کرو۔ سوامی دیانندنے بہت ٹھیک لکھا ہے کہ جو لوگ ضدی متمرد اور سرکش ہوتے ہیں اور مذہب کی تاریکی میں پھنسکر عقل کو کھو بیٹھے ہیں وہی متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنے کیا کرتے ہیں (ستیارتھ پرکاش دیباچہ صٹ)

سو ایسے متمرد مصنف کی تحقیقات علمی اور مذہبی کا اندازہ ناظرین اسی ایک ہی مثال سے معلوم کر سکتے ہیں ایسے سڑیل مصنف کی کسی بات کا جواب دینا گویا سڑیل بننا ہے علاوہ اسکے اسنے کوئی نہیں بات نہیں لکھی۔ بلکہ وہی جنکا جواب ہم طبع اوّل میں دے چکے ہیں۔

دوسرے مصنّف سوامی درشنانندجی[2] سرسوتی ہیں۔ انہوں نے اپنے اخبار موسومہ "مباحثہ" میں اس رسالہ کے متعلق کچھ لکھا تھا سو اسکا جواب حسب موقع عرض ہوگا۔ انشاء اللہ

---

[1] مہاشہ یوگندر پال آنجہانی [2] آج ہم ان دونوں کو اس دنیا میں نہیں پاتے اسلئے بے ساختہ دل میں آتا ہے:-
"زندگانی ما نیز جاودانی نیست"

قدامتِ وید کا ابطال

خود وید سے

چونکہ ہم دیباچہ میں ظاہر کرآئے ہیں کہ علمائے یورپ کو آریہ پارٹی بلا وجہ اپنے خلاف معتبر نہیں جانتی اس لئے ہم کوئی دلیل ایسی نہ بیان کرینگے جو وید سے باہر ہو۔ وید کے چند ایک مقام پر تو یہ مسئلہ (کہ وید دنیا کی ابتدا سے نہیں) بطور صراحت کے مذکور ہے بعض مقامات پر بطور اشارہ کے ہے۔ رِگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۸۔ ورگ ۴۹ کا منتر ۲ سوامی دیانند نے بھومکا میں خود ہی نقل کیا ہے۔ جسکا اردو ترجمہ بابو نہال سنگھ آریہ ساکن کرنال نے یوں کیا ہے:۔

اے انسانو! تم میرے بنائے ہوئے پُر انصاف و بے تعصب راستی کی صفت سے موصوف دہرم پر چلو اور ہمیشہ اس پر قائم رہو۔ اور اُس کو حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مخالفت چھوڑ کر آپس میں ملو۔ تاکہ تمہارے درمیان اعلےٰ درجہ کا سکھ ہمیشہ ترقی پاوے اور تمام دُکھ مٹ جاویں۔ تم آپس میں ملکر حجت تکرار اور مخالفانہ بحث کو چھوڑکر باہم محبت کے ساتھ بطریق سوال و جواب گفتگو کرو۔ تاکہ تمہارے درمیان سچے علوم اور عمدہ صفات بخوبی ترقی پاویں اور تم صاحب علم و معرفت بن جاؤ۔ تم ہمیشہ ایسی لگاتار سعی و کوشش کرو کہ جس سے تمہارے دل علم کے نور سے ۔ روشن اور آنند سے بھرپور ہوں۔ تم کو دہرم ہی پر عمل کرنا چاہئے۔ ادہرم اختیار نہیں کرنا چاہئے (یہاں نظیر دیتے ہیں) جس طرح زمانہ قدیم کے صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری و تعصب سے خالی عالم اور ایشور اور دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق و فائق گذر چکے ہیں مجھ عبادت کرنے کے لائق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کی حکم کی تعمیل یا میرے بنائے ہوئے دہرم پر عمل کرتے رہے ہیں اُسی طرح تم بھی اُسی دھرم کے پابند رہو تاکہ وید میں بتائے ہوئے دہرم کا تمکو بلا شک و شبہ

علم ہو جائے۔" (صفحہ ۶۴)

اسی کتاب (بھومکا مصنفہ سوامی جی) کا اُردو ترجمہ لالہ منشی رام جالندھری نے بھی کیا ہے جو گروکل پارٹی میں ایک اعلےٰ پایہ کے مہاتما ہیں جن کی کوشش سے ایک گروکل (دینی مدرسہ) ہردوار میں جاری ہوا ہے جسکی سرپرست بھی لالہ صاحب موصوف ہی ہیں۔ لالہ صاحب نے اس منتر کا اُردو ترجمہ یوں لکھا ہے :-

"پرمیشور کہتا ہے کہ اے انسانو! میرا کہا ہوا انصاف پر مبنی - طرفداری سے بری - سچے اوصاف سے روشن جو دھرم ہے اُس کو تم اچھی طرح حاصل کرو یعنی اُسکے حصول کے لئے ہر قسم کے اختلافات کو چھوڑ کر اتفاق سے رہو۔ جس سے تمہارا اعلےٰ سکھ ہمیشہ بڑھتا رہے اور ہر ایک طرح کا دکھ دور ہووے - تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہو کر باہمی غپ شپ اور مغالطہ وغیرہ اُلٹی بحث کو چھوڑ کر باہمی محبت سے سوال وجواب کے طریقہ پر تحقیق حق کرو۔ تاکہ سچے علم اور اعلیٰ اوصاف کی تم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہے - تم لوگ اپنے علم حق کو سدا بڑھاتے رہو جس سے تمہارا من منوّر ہو کر تمہاری ہمت کو بڑھاوے - تاکہ تم لوگ عالم ہو کر ہمیشہ راحت حاصل کرتے رہو - تم لوگوں کو دھرم کا ہی کرنا واجب ہے نہ کہ ادھرم کا - اس میں تمثیل دیتے ہیں کہ جو عالم نیک بے رعایت بزرگ پرمیشور کے دھرم کے پریمی **تم سے پہلے گذر چکے ہیں** - جس طرح کہ وے قادر مطلق پرمیشور کے دھرم پر چلتے تھے اُسی طرح پر تم بھی اُسی سچے دھرم پر چلو - جس سے ویدک دھرم بے خوفی کے ساتھ ظاہر ہووے (صفحہ ۱۵۷ - جلد اوّل)

ان دونوں ترجموں میں گو کسی قدر لفظی اختلاف ہے مگر ہماری غرض جس لفظ سے ہے وہ برابر دونوں میں ہے - جسکو ہم نے جلی قلم سے زیر خط لکھا ہے ناظرین غور سے دیکھیں -

اب ہم ذرا تفصیل سے بتلانا چاہتے ہیں - اس منتر میں ایشور حکم دیتا ہے کہ اے مخاطبو! تم اپنے سے پہلے لوگوں کی جو تمہارے بزرگ گذر چکے ہیں اُن کی تابعداری کرو اس لفظ سے (کہ تمہارے بزرگ گذر چکے ہیں) صاف سمجھ میں آتا ہے کہ جسوقت وید کی

تصنیف یا نزول یا (بقول آریان) الہام ہوا تھا - اسوقت دنیا کی آبادی اس حد تک پہونچی ہوئی تھی کہ بہت سے اُن میں نیک تھے اور بہت سے بد اور ریفارمروں کو اصلاح کرتے ہوئے پہلے بزرگوں کی نظیر بتلانی پڑتی تھی جیساکہ عموماً آجکل بھی ہر ایک قوم کے لیکچرار لیکچروں میں اپنے اپنے بزرگوں کے حالات سناکر اُن کی پیروی کی ترغیب دیا کرتے ہیں- قرآن مجید میں جو قصّے آتے ہیں اُن سے بھی یہی غرض ہے کہ بھلے آدمیوں کی چال اختیار کرو اور بُروں کی روش سے بچو- چنانچہ اس مطلب کو قرآن شریف نے خود ہی واضح لفظوں میں بتلادیا ہے فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (اے رسول تم پہلے لوگوں کے قصّے بتلایا کرو تاکہ یہ لوگ اُن پر غور و فکر کیا کریں اور ہدایت پاویں)-

اس منتر میں (جس سے ہم نے استدلال کیا ہے کہ وید شروع دنیا میں نہ تھے- بلکہ بعد میں بنے ہیں) گو کسی طرح کی پیچیدگی نہیں صاف مضمون ہے ایساکہ کسی شرح یا حاشیہ لگانے کا محتاج نہیں تاہم آریوں نے اس صاف اور سیدھی بات کو بھی اندھوں کی کھیر کی طرح ٹیڑھا کرنا چاہا ہے چنانچہ سوامی درشنانند لکھتے ہیں-

آپ نے اس تقریر میں تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر گذر چکے ہیں - اس فقرہ پر اعتراض کیا- جسکی بابت جواب تحریر ہے - چونکہ دہرم کے معیار تین ہیں کلام الٰہی یعنی وید- سمرتی یعنی شریعت - سداچار یا طریقت - اگر سوامی دیانند سرسوتی جی کی رگوید آدی بھاش بھومکا کو بھی بغور ملاحظہ فرمالیتے تو آپ پر ساری حقیقت کھل جاتی کیونکہ رگوید آدی بھاش بھومکا کے بھاشا ترجمہ میں ان تینوں اصولوں کا ذکر اسی منتر کے اخیر میں کیا ہے اور اس منتر سے سداچار پرمان کی تعلیم دکھلائی ہے - وہ بھی کیسی؟ سمجھاگو جیسے تمہارے پہلے بزرگ تمام علوم سے ماہر ہوکر گذر چکے ہیں[1] - اسی طرح تم بھی اُن کی طریقت اختیار کرو یعنی جیساکہ وہ دہرم کاریوں پر عمل درآمد کرتے تھے- تم

[1] مہاراج ذرا سوچ کر تو کہئے- کیا کہہ رہی ہو- "گذر چکے ہیں" تو وید کی بنیاد اکھاڑ رہا ہی پھر آپ بھی وہی کہتے ہیں؟ (مصنف)

بھی اُسی طریقہ پر اپنی زندگی گذارد - مولوی صاحب چونکہ ایشر ازلی وابدی ہے - اسواسطے اُس کی صفات اور قول بھی ازلی ہیں - یہی تو وید کی مکمل تعلیم ہے - کیا ویدک اصول پانڈیوں کے دماغ کی بناوٹ ہے - نہیں مولوی صاحب وید خود بتلاتا ہے - آپ اس منتر سے پہلے دو منتروں کو ملاحظہ کیجئے - جس میں لکھا ہے تیہا پوروم کلپت یعنی پرماتما نے یہ سرشٹی ایسی رچی ہے جیسے پہلے رچی تھی گویا ان منتروں سے سرشٹی کو انادی ثابت کیا ہے کیا خوب ہوتا کہ آپ نے سوال کرنے سے پیشتر ان منتروں کو دیکھ لیا ہوتا تاکہ اس منتر کی حقیقت آپ کے دل پر نقش ہو جاتی مگر آپ مانتے کیسے جب کہ قرآن مجید آپ کو اس کے برخلاف تعلیم دیتا ہے کہ سرشٹی انادی نہیں ہو سکتی ورنہ آپ کیا اتنی بھاری غلطی کھاتے کہ سب سے پہلے یا شروع سرشٹی یا دنیا میں وید منتر جبکہ پرماتما نے بنایا تو پہلے سرشٹی ہو چکی ہوگی - حضرت سب سے پہلے سرشٹی لکھنا ہی آپ کی علمیت کا ثبوت ہے کیونکہ سب سے پہلے سرشٹی ہو کیسے سکتی ہے بتائیے سب سے پہلے سرشٹی کا آغاز[1] تو نہیں اور انجام ہے بس ایک کنارہ والا دریا کس نے دیکھا ہے دنیا میں جتنی اشیا ہیں واجب الوجود اور ممکن الوجود اور ممتنع الوجود میں آجاتی ہیں - واجب الوجود شئے کی نہ پیدائش نہ ناش ممکن ہو سکتا ہے اور ممکن الوجود شئے کی پیدائش اور ناش ممکن ہو سکتی ہے - سو آپ کی پہلی سرشٹی واجب الوجود اور ممکن الوجود میں نہ آنے سے ممتنع الوجود[2] ہے - بتلائیے ممتنع الوجود شئے کو کون تسلیم کر سکتا ہے - البتہ عرب کے بدو[3] تسلیم کریں تو کوئی نئی بات نہیں - جنہوں نے

---

[1] مہاراج! یہ کس سے آپ نے سُنا کہ سرشٹی کا آغاز نہیں - یہی تو محل بحث ہے - ہمارا رسالہ حدوث دنیا ملاحظہ ہو - (مصنف)

[2] خوب کہی - کوئی پوچھے کہ دلیل کیا ہے؟ آریہ اور ایسا پاپ کہ دلیل بھی دیں؟ (مصنف)

[3] عرب کے بدوؤں کا علم تو سب دنیا نے دیکھ لیا کہ آجتک آریہ مہاشوں سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اُن کے مقابلہ پر دعوے اور دلیل میں مطابقت سمجھ سکیں اور یہ جان سکیں کہ دعویٰ کیا ہوتا ہے اور دلیل کیا - البتہ وید کے کم علم اور بے عقل مصنفوں کے علم و عقل کا حال ابھی مخفی ہے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

خدا کو ازلی وابدی مانا۔ مگر مادہ وغیرہ اُس کے پاس کچھ نہ تھا۔ ملک تھا ملکیت ندارد۔"

بس یہی تقریر تمام جواب کی جان ہو۔ گو یہ بھی نیم بسمل ہے۔ اس لئے ہم نے اسکو نقل کیا ہے۔ مگر صد شکر ہے کہ اسکا جواب ہم نے پہلے ہی دیا ہوا ہے اس لئے اُسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ زیادہ کرنی کی حاجت نہیں سمجھتے۔

بس سنئے!

اس کی تفصیل کرنے کو پہلے وید کے متعلق آریوں کا مذہب بتلانا ضروری ہے۔ ویدوں کے متعلق سوامی دیانند کا خیال ہے کہ وہ قدیم سے ہیں۔ کیونکر؟ اس طرح کہ وید خدا کے کلام نفسی کا نام ہے اسی لئے وہ کہتے ہیں۔ جیسے اس دنیا کے شروع میں وید ہوئے اُسی طرح اس سے پہلے دنیا میں بھی ہوئے تھے۔ چنانچہ سوامی دیانند جی اس مطلب کو مفصل تقریر میں یوں ادا کرتے ہیں:۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷) مہاراج آپ ہماری بات پر خفا نہ ہوں سنئے وید کے مصنف اپنی کم علمی اور بے عقلی کا خود اقرار کرتے ہیں۔ غور سے سنئے۔ کان لگا کر سنئے:۔

"اے پرمیشور! جس طرح عالم لوگ۔ آپ کی پرستش اور پرارتھنا کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم لوگ بھی کریں۔ اے باریک بین عاقل! جس پرمیشور کے اوصاف کا بیان تیری عقل کرتی ہے۔ ہم لوگ بھی ملکر اسی کے نزدیک ہونے کی کوشش کریں" (رگوید۔ منڈل اوّل سوکت ۱۴ منتر ۲)

اور سنئے!

اے پرمیشور! جس طرح پر عقلمند لوگ یگیہ کرنیوالے۔ تجربہ کار۔ عالم لوگ آپکی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اُسی طرح پر ہم لوگ بھی کریں۔ (ایضاً منتر ۵)

کہئے! مہاشہ جی! ایسے کم عقلوں اور بے علموں کی کتاب کا کیا ٹھکانا جنہوں نے ابھی تک عالموں کی ریس بھی نہیں کی صرف ارادہ ہی کرتے ہیں کیا ایسے مصنفوں کی تصنیف کو دنیا کے فلسفہ کا مخزن بتایا جاتا ہے۔ سچ ہے ؎ ترا اژدہا گر بود یار غار۔ ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار (منہ)

"چونکہ ویدوں کا ظہور ایشور سے ہوا ہے اس لئے اُنکا غیر فانی ہونا خود بخود ثابت ہے کیونکہ ایشور کی سب قوتیں غیر فانی ہیں"

سوال - چونکہ وید لفظوں کا مجموعہ ہیں اس لئے اُنکا غیر فانی ہونا ممکن نہیں کیونکہ لفظ گھڑے کیطرح موضوع ہونے کیوجہ سے فانی ہے - جس طرح گھڑا بنا ہوا ہی اُسی طرح لفظ بھی بنتا ہے - اس لئے لفظ کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا بھی ماننا چاہیئے -

جواب - ایسا مت خیال کیجیئے - لفظ دو قسم کا ہوتا ہے - ایک غیر فانی اور دوسرا موضوع - جو الفاظ و معنے اور اُنکا باہمی ربط ایشور کے گیان میں موجود ہی ×وہ غیر فانی ہے اور جو الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے ہیں وہ موضوع ہیں کیونکہ جسکا علم او فعل دونوں غیر فانی طبعی اور ازلی ہوتے ہیں اُس کی تمام قوتیں بھی غیر فانی ہونی چاہئیں - چونکہ وید ایشور کے علم سے پُر ہیں اس لئے اُنکی نسبت فانی کہنا واجب نہیں ہے -

سوال جب یہ تمام دنیا پھر حالت علت میں چلی جائیگی تو اُس حالت میں تمام اجسام مرکب کثیف غائب ہو جائینگے - اور پڑھنے پڑھانے اور کتابوں کا بھی نشان نہ رہیگا پھر آپ ویدوں کا غیر فانی بنا رہنا کس طرح مانتے ہیں -؟

جواب - یہ (دلیل) تو کتاب - کاغذ - سیاہی وغیرہ چیزوں کی نسبت عائد ہوسکتی ہے یا ہم لوگوں کے فعل پر - اسکے سوائے اور کسی بات پر صادق نہیں آسکتی - وید چونکہ ایشور کا علم ہیں - اس لئے اُنکا غیر فانی ہونا مانتے ہیں - پڑھنے پڑھانے اور کتابوں کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا ثابت نہیں ہوتا - کیونکہ وہ ایشور کے گیان میں ہمیشہ قائم اور موجود رہتے ہیں - جس طرح اس کلپ کے اندر ویدوں میں الفاظ حروف معنی اور اُنکا ربط موجود ہے اسی طرح پہلے بھی تھا اور آگے بھی اسی طرح ہوگا - کیونکہ ایشور کے علم میں غیر فانی ہونے کی وجہ سے کبھی فرق یا مغالطہ نہیں پڑتا" بھومکا اُردو صفحہ

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہی وید ہر ایک دنیا کے شروع میں ہوتے ہی

× کیا ہمارے مونہہ سے نکلے ہوئے الفاظ اور معنے کا ربط خدا کے علم میں نہیں - ایشور انتر یامی عالم الغیب ہے - تو ضرور ہوگا - پھر ہمارے الفاظ ہیں اور وید والے میں کیا فرق رہا ؟ منہ

ہیں پس ہم پوچھتے ہیں کہ اس دنیا کے شروع میں اگر پہلی دنیا کے بزرگوں کے حالات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو اُسوقت بھی تو یہی وید تھے اور اُن میں یہ منتر بھی ضرور ہی ہوگا۔ اگر اُس سے آگے چلیں تو اُس دنیا میں بھی ہوگا۔ یہاں تک کہ ماننا پڑیگا کہ علم الٰہی میں جب یہ منتر تھا اُس سے پہلے بھی کچھ ایسے لوگ گذر چکے تھے جن کی نظیر بتلائی جاتی تھی (اور اگر یہ بحث دیکھنی ہو کہ دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے تو ہمارا رسالہ حدوث دنیا دیکھو)۔

علاوہ اس کے ایسی تمثیلیں اور نظیریں ایسے موقع پر بتلائی جاتی ہیں جہاں پر سامعین کو ایسے بزرگوں کا علم بھی ہو۔ یعنی وہ جانتے ہوں کہ وہ بزرگ ایسے تھے۔ گو بالاجمال ہو۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا کے لوگوں کو پہلی دنیا کے لوگوں کا کچھ بھی علم نہیں پہلی دنیا کا تو کیا ہوتا اس جُون سے پہلی جُون کا بھی علم نہیں کیا کوئی دیانندی بتلا سکتا ہے کہ اس جُون سے پہلے وہ کس جُون میں تھا۔ پس ایسی تاکید سے جب انکو سمجھایا جاتا ہے کہ تم اُن بزرگوں کی چال اختیار کرو جو ایسے تھے ویسے تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بزرگ ایسے تھے جن کے وجود کا علم اُسوقت کے حاضرین کو تھا۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل منتر بھی یہ مدعا بتلاتے ہیں کہ وید جن دنوں بنے ہیں اُس زمانے میں آبادی ایسی کثرت پر تھی کہ بنی آدم کا تمدن اس درجہ پر تھا کہ ایک قوم کی دوسری قوم سے محبت اور عداوت تک نوبت پہونچی ہوئی تھی۔

رگوید منڈل اوّل سوکت ۳۹ منتر ۲ میں مرقوم ہے:۔

"اے فرمانبردار لوگو! تمہارے اسلحہ آتشین تیر و تفنگ وغیرہ مخالفوں کو مغلوب کرنے اور اُن کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور باستحکام ہوں۔ تمہاری فوج جرار موجب توصیف ہو۔ تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔"

یجروید ادہیائے ۲۰ منتر ۵۰ میں یوں مرقوم ہے:۔

"میں اُس محافظ کائنات صاحب جاہ و جلال نہایت زورآور اور فاتح کل تمام کائنات کے راجہ قادر مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو جسکے آگے

تمام زبردست بہادر سرا طاعت خم کرتے ہیں اور انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنے والا اِندر ہے - ہر جنگ میں فتح پانے کے لئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں"

رگوید اشٹک اوّل ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ منتر ۲ میں مرقوم ہے :-

"ای انسانو! تمہاری آیدہ آتشگیر اسلحہ اور تیر و کمان وغیرہ میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں - بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو - تم مضبوط - طاقتور اور کار نمایاں کرنیوالے ہو - تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر انہیں روگردان وپسپا کرو - تمہاری فوج جرار و کارگذار اور نامی گرامی ہو - تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو - اور نیچا دیکھے" (دیانندی دوستو! وید کا جہاد سنتے ہو؟)

یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴ میں مرقوم ہے :-

"اے انسانو! جو آفرینش سے پیشتر آفتاب وغیرہ جملہ نورانی عالموں کا پیدائش گاہ اور سہارا تھا - اور جو کچھ پیدا ہؤا ہے - ہؤا تھا اور ہوگا اُسکا مالک تھا - ہے اور ہوگا - وہ زمین سے لیکر تا عالم آفتاب دنیا کو پیدا کر کے انتظام قدرت میں لئے ہوئے ہیں - اُس راحت مطلق پرماتما کی بامحبت بھگتی جس طرح ہم کریں اُسی طرح تم لوگ بھی کرو"

اتھرو وید کانڈ ۶ - انوواک ۱۰ - ورگ ۹۷ منتر ۳ میں مرقوم ہے :-

"اے دشمنوں کے مارنیوالے اصول جنگ میں ماہر بے خوف و ہراس پُر جاہ و جلال عزیزو! اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو - پرمیشور کے حکم پر چلو اور بدفرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو - تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے - تم نے حواس کو مغلوب کیا اور روئے زمین کو فتح کیا ہے تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو - اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو تاکہ تمہاری زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو"[1]

[1] ان منتروں کے ترجمے ہم نے بھومکا اردو سے لئے ہیں۔ سماجی مترو! وید کیسا جہاد سکھلاتا ہے؟ (مت)

ان منتروں سے صاف ظاہر ہے کہ وید اُسوقت بنائے گئے ہیں جسوقت بنی آدم کا تمدن اس کثرت پر تھا کہ کئی ایک قومیں آپس میں دوستانہ تعلق رکھتی تھیں۔ اور کئی ایک کا باہمی بغض و عناد تھا۔ جیسا کہ مذکورہ منتروں سے ظاہر ہے۔ اس مضمون کے بہت سے منتر ویدوں سے مل سکتے ہیں گر چونکہ مدعا ثابت کرنے کو ایک اور سو کی نسبت برابر ہے اس لئے انہیں پر قناعت کیجاتی ہے۔

پھر تعجب ہے کہ ایسی صریح اندرونی شہادتوں کے ہوتے ہوئے بھی یہ دعوٰے کیا جاتا ہے کہ وید دنیا کی پیدائش کے شروع میں بنائے گئے یا نازل ہوئے ہیں۔

ان منتروں کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ یہ احکام راج کے متعلق ہیں یعنی راجہ کو حکم ہے کہ وہ اپنی فوج کو یہ سنایا کرے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ راجہ کو حکم ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ جسوقت یہ احکام اُن کو دیئے گئے تھے وہ ان احکام کو سمجھتے یا یونہی مہمل چھوڑے گئے تھے۔ راجہ بھی تو آخر کسی رعیت کا ہوتا ہے۔ جب راجہ ہوا۔ رعیت ہوئی۔ کوئی اُس راجہ کا دوسرا راجہ دشمن تھا۔ کوئی دوست۔ دشمنوں کے مارنے کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ جس سے ہمارا اصل مطلب ثابت ہے کہ جس وقت وید بنے تھے اُسوقت دنیا کی آبادی اس حد تک پہونچی ہوئی تھی کہ کوئی قوم کسی قوم کی دشمن تھی۔ کوئی کسی کی دوست۔

چونکہ آریوں کا مسلّمہ اصول ہے کہ جو کتاب شروع دنیا سے نہو وہ الہامی نہیں اس لئے ان سے قوی امید ہے کہ اس رسالہ کو سنکر وید کے الہامی ہونے سے صاف اور کھلے لفظوں میں انکار کر دینگے۔

آریوں کی اس دعوٰی پر ایک زبردست دلیل

اس امر کا اظہار تو ہم پہلے ہی کر آئے ہیں کہ ایسے بڑے اہم دعوے پر آریہ تو کیا خود سوامی دیانندجی نے بھی کوئی ایسی دلیل نہیں بتلائی۔ جس سے اتنا بڑا دعوٰی صحیح ثابت ہو سکے۔ لیکن ناظرین حیران نہوں۔ کہ الٰہی تعلیم یافتہ پارٹی نے گیا کھر

بالکل ہی بے دلیل اِس مسئلہ کو تسلیم کیا ہوا ہے - کہ وید قدیم ہیں؟ اِس لئے ہم ایک زبردست دلیل اُن کی یہاں نقل کرتے ہیں - بابو نہال سنگھ ساکن کرنال ترجمہ بھومکا کے دیباچہ میں ایک زبردست دلیل سوامی کی تصنیف سے استنباط کر کے لکھتے ہیں - وہ یہ ہے :-

"یہ دنیا اور وید ہم عصر ہیں - اِس بات کو آجکل کے عالم بھی عموماً تسلیم کرتے ہیں مگر اُن کی مذہبی پابندی اُن کو سچائی کے قبول کرنے سے روکتی ہے - دنیا کا زمانہ سوریہ سدھانت وغیرہ جیوتش کی کتابوں کے مطابق سوامی جی نے اِس "تمہید تفسیر وید" میں بیان کر دیا ہے - پس خود اہالیان یورپ کے بموجب ویدوں کا بھی وہی زمانہ سمجھنا چاہئے - جب وید اپنا زمانہ آپ بتلاتے ہیں تو پھر دوسری شہادت کا تلاش کرنا فضول ہے - چنانچہ اتھروید میں لکھا ہے کہ دنیا کے قدیم رہنے کو زمانہ اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ دس ہزار سینکڑوں (یعنی دس لاکھ کے درجے) تک صفر دیکر اس پر ۲-۳- اور ۴ کو ترتیب وار ایزاد کرنا چاہئے - (اتھروید پرپاٹھک ۸ - انوواک ۱ - منتر ۲۱)

اِس طرح دنیا کے قائم رہنے کا زمانہ چار ارب بتیس کروڑ سال ہوتا ہے جس میں سے ۱۸۹۶ء تک ایک ارب ستانوے کروڑ انتیس لاکھ اڑتالیس ہزار نوسو ننانوے سال گذر چکے اور ۲۳۴۷۰۵۱۰۰۱× سال باقی ہیں" (صفحہ ۹)

اِس دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ہمارے آریہ دوست **علم لاجک** (منطق) سے محض ناواقف ہیں اور علم مناظرہ کے کوچہ میں بھی نہیں گئے -

پہلا ہی فقرہ (کہ یہ دنیا اور وید ہم عصر ہیں) بحث طلب ہے ایسے ثبوت کو علم مناظرہ میں **مصادرہ علی المطلوب** کہتے ہیں یعنی دعوے ہی کو جزو دلیل بنایا جاوے افسوس کہ اِس فاضل مصنف نے اس پر غور نہ کیا کہ یہی فقرہ تو زیر بحث ہے کہ وید کی

لہ جناب والا! اِس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ وید اور دنیا ہم عصر ہیں - غایت سے غایت دنیا کی عمر معلوم ہوئی - باقی وید کی عمر وہی ہے جو ہماری پیش کردہ منتر بتلا رہی ہیں (مصنف)

× یعنے ۲ - ارب ۳۴ کروڑ ۷ لاکھ ۵۱ ہزار اور ایک سال

عمر دنیا کی عمر کے برابر ہے یا کم - مگر مصنف موصوف نے اسی کو پہلے اپنی دلیل کا مقدمہ بنا لیا - جن اہل علم نے اس مقدمہ کو تسلیم کیا ہے ان کی دلیل بیان کرتے تو ہم بھی دیکھتے ورنہ خالی اندھی تقلید سے کام لینا محققوں کا کام نہیں - ہاں یاد آیا کہ یہ عالم وہی تو نہیں جنہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آریہ قوم ایران سے آئی تھی - جن کی تحقیق کو سوامی دیانندجی نے وید منتر کے مقابلہ میں نہایت ہی حقارت سے دیکھا (دیکھو صفحہ ۲ رسالہ ہٰذا) پس اگر ایسے ہی عالم ہیں تو اُن کے جواب میں ہم بھی اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ جب وید خود بتلاتا ہے کہ میں دنیا کی آبادی اور تمدن کی ترقی کے وقت بنا ہوں تو پھر دوسرے کسی کی من گھڑت بات کو کیونکر تسلیم کیا جائے -

فاضل مصنف کا یہ بیان کہ اس بات کو آجکل کے عالم بھی عموماً تسلیم کرتے ہیں مگر اُن کی مذہبی پابندی اُنکو سچائی کے قبول کرنے سے روکتی ہے - یہی قابل اصلاح ہے - بلکہ یوں چاہئے تھا کہ وید کی قدامت نہ تو دلائل سے ثابت ہے نہ خود وید کے بیان سے بلکہ اُس کی نقیض کا ثبوت ملتا ہے تاہم دیانندجی تو اپنی زبان کی ترچ سے اور آریہ محض اُن کی تقلید سے وید کو قدیم کہے چلے جاتے ہیں - ندامت پر ندامت اُٹھاتے ہیں مگر پرانی لکیر نہیں چھوڑتے -

ہاں مصنف موصوف نے اتھرو وید کا منتر جو نقل کیا ہے - وہ بھی قابل غور ہے اُس منتر میں تو صرف دنیا کی عمر کا ذکر ہے کہ چار ارب ۳۲ کروڑ سال ہوگی - مگر کہاں سے معلوم ہوا کہ وید ابتداء دنیا سے ہیں وید نے دنیا کی عمر تو بتلائی کاش کہ اپنی عمر بھی بتلا دیتا - کہ اس دنیا کا توام (جوڑا) ہوں تو آج آریوں پر جو اس مسئلہ کی وجہ سے مشکلات پیش آ رہی ہیں کیوں آتیں؟

پس جبتک فاضل مصنف کا پہلا فقرہ (جو مصادرہ علی المطلوب ہے وہی دعویٰ اور وہی دلیل) کہ وید اور دنیا ہمعصر ہیں یعنی دونوں کی عمر برابر ہے - ثابت ہوگا - منتر مذکور وغیرہ کسی کام نہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ اُس فقرہ کے ثبوت ہونے پر منتر مذکور کی حاجت ہی نہ رہیگی - لیکن کیا یہ فقرہ ثابت ہو سکتا ہے؟ - ہرگز نہیں -

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا۔
ہم اُلٹے بات اُلٹی - یار اُلٹا۔

کیا الہامی کتاب کا دنیا کی شروع سے ہونا ضروری ہے؟

الہامی کتاب گمراہ بندوں کی ہدایت کے لئے خدا کی طرف سے کسی برگزیدہ بندے پر نازل ہوتی ہے تاکہ وہ لوگوں کو بُرے کاموں کے بد نتائج سے اور بھلے کاموں کے نیک پھلوں سے آگاہ کرے - بس اتنا ہی اصول سوچئے تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ شرط کہاں تک غیر معقول ہے - مثلاً عرب جیسے گمراہ ملک ہی کو دیکھئے اور ساتھ اُس کے اُس زمانہ کے رسل رسائل کے ذرائع بھی غور کیجئے کہ ایک ملک دوسرے ملک سے بالکل الگ تھلگ تھا - وید عرب میں کیا ہوتے - خود آریہ ورت ہندوستان میں بھی اُس کے جاننے والے شاذ ایک دو ہی ہوں - علیٰ ہٰذا القیاس اُس کے نسخوں کی کثرت بھی ایسی ہی ہوگی - کوئی شخص تاریخ سے نہیں بتلا سکتا کہ عرب میں کسی وقت اور کسی زمانے میں وید کی اشاعت ہوئی ہو - اشاعت تو کیا اُن کے کان بھی اس نام سے آشنا نہ تھے - پھر اگر اُن کو اُن کے اُسی حال پر چھوڑا جاتا - اور اُنہیں کی زبان میں نئی کتاب قرآن شریف کے ذریعہ اُن کو راہ راست پر لانے کی کوشش نہ کیجاتی تو کون نہیں جانتا کہ آج عرب میں بت پرستی کا وہ زور ہوتا کہ ہندوستان میں کیا ہے - سوامی دیانند اور آرئیے تو ہندوستان کیا صوبہ پنجاب ہی سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے - تو عرب جیسے خونخوار ملک کیطرف رُخ کرنا اُن کو کہاں نصیب ہوتا - خداوند تعالیٰ نے اُس کی اصل وجہ خود بتلائی ہے ارشاد ہے :-

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ
رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (پ ۳۰ ع ۲۱)

یعنی یہودی عیسائی اور عرب کے بت پرست کبھی اپنی بے دینی سے باز نہ آتے جبتک اُنکے پاس خدا کی طرف سے زبردست دلیل یعنی رسول نہ آتا - جو اُن کو پاکیزہ کتابیں سناتا جنمیں بڑی بڑی مضبوط مسئلے ہیں "

پس یہ شرط لگانے والے کہ الہامی کتاب دنیا کے شروع ہی میں ہونی چاہئے اور ساتھ ہی وید کو دنیا کے شروع سے ماننے والے آریہ بتلادیں کہ اگر وید ہی کے بھروسہ پر دنیا کی ہدائیت ہوتی تو آج دنیا میں کس قدر بت پرستی کا رواج ہوتا نیز اس بات کا ثبوت بھی وہ نہیں دے سکتے کہ وید نے فلاں فلاں ملک میں اپنا اثر پہونچایا تھا۔ جو اُن لوگوں کی غفلت اور سہل انگاری سے مٹ گیا۔ بخلاف اسکے تمام دنیا دیکھ رہی ہے کہ وید نے صرف ہندوستان میں جو اپنا اثر دکھایا وہ بھی یہی کہ ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی۔

اس بحث کو تفصیل کے ساتھ دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش دیکھنا چاہئے۔

فہرست کتب فروختنی موجودہ دفتر اہلحدیث

تفسیر ثنائی اُردو
یہ تفسیر سات جلدوں میں ہے

جنمیں سے چھ جلدیں طیار ہیں۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ ع

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ع ۴ر

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام اعراف ع

جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ع ۴ر

جلد پنجم تا سورہ فرقان ع ۸ر

جلد ششم تا سورہ یٰس ع ۸ر

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریداری ۸ ہے

مع محصولڈاک وغیرہ۔

تقابل ثلاثہ
توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید

کی فضیلت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی

فیصلہ۔ قیمت مع محصول عہ ۴ر

دلیل الفرقان
بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ

چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ

متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲ر

آیات متشابہات
اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳ر

فتوحات اہلحدیث
چیف کورٹ ہائی کورٹ

پنجاب۔ اودہ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں

اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئی ہیں

اُنکو جمع کیا گیا ہی۔ ۴ر

الہامی کتاب
وید و قرآن کے الہام پر مسلمان

اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶ر

حق پرکاش
ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا

کامل جواب ۸ر

تبر اسلام
مہاشہ دہرمپال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا

جواب قابل دید ۴ر

ادب العرب
صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سی لکھدیا ہے

کہ اُردو خوان بلا مدد اُستاد بھی مطلب

سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی

علماء نے پسند فرمایا ہے ۶ر

مناظرہ نگینہ
مشہور مناظرہ جو نگینہ ضلع بجنور

میں آریوں سی ہوا تھا ۴ر

تغلیب الاسلام
بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ دیرینہ

جلد اول ۵؍ جلد دوم ۶؍ جلد سوم ۵؍ جلد چہارم ۵؍ چاروں جلدوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍

اہلحدیث کا مذہب
یعنے فرقہ اہلحدیث موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳؍

اجتہاد و تقلید
دونوں مسئلوں کا مفصل بیان ۳؍

علم الفقہ
علمار فقہ کی شہادتوں سے تقلید کا ابطال ۲؍

ثمرات تناسخ
۳؍

المرقات
احادیث کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت ۴؍

اسلامی تاریخ
آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کی حالات بطرز حکایات ۔ بچوں کو بہت مفید ۱؍

خصائل النبی
شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۱؍

اسلام و برٹش لا ر
یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے۔ ۴؍

ہدایت الزوجین
نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۱؍

رسوم اسلامیہ
رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید۔ ۱؍

صحیفہ محبوبیہ
قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا کی تردید ۴؍

حدوث دنیا
دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں کی تردید ۱؍

الہامات مرزا
مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت کی زبردست پیشگوئیوں اور معرکۃ الآرا الہاموں کی لاجواب تکذیب ۵؍

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر